سبق ۲

نعت

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو صنفِ نظم اور نعت گوئی کے فن کے بارے میں آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کی مختصراً علمی و ادبی خدمات سے روشناس کرنا۔
طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں بتانا۔
۳۔ طلبہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سے محبت اور اطاعت و اتباع کے جذبات کو اُجاگر کرنا۔
۴۔ طلبہ کو شعری اصطلاحات: مصرع، شعر، قافیہ، ردیف سے روشناس کرنا اور شعر کی تشریح کرنا سکھانا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تمنا	خواہش، آرزو	دُنیا	جہان، کائنات	سینہ	چھاتی
نورِ اوّلیں	پہلی روشنی	غایت	مقصد، انتہا	جبریل	جبریلؑ، فرشتہ
یثرب	مدینہ منورہ کا قدیم نام	غایت	مقصد	شمعیں	روشنی، چراغ
طیب	خوشبو، پاکیزگی	جبر	زور، طاقت	تاج	سرداری
درود	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجا جانے والا سلام	بلند	اعلیٰ، بلند مرتبہ	سرور	خوشی، سکون
پُرنور	روشن، چمکدار	بدر	چاند	وصال	وفات
یار	دوست، محبوب	قدرت	طاقت، اختیار	دلدار	محبوب
سبز	ہرا، تازہ رنگ	عقیدت	احترام، محبت	ماہتاب	چاند کی روشنی
روشنی	اُجالا، چمک	سچ	حقیقت، درست	وفا	وفاداری، سچائی
فضا	ماحول، ہوا	نورِ اوّلیں	سب سے پہلا نور	نظیر	مثال، مانند

studyplusplus.com (study++)

تاج دار یثرب و بطحا	مدینہ و مکہ کے تاج دار	تارالست	اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نور تخلیق کیا	رحمتِ دو جہاں	دونوں جہان کے لیے رحمت
شناسا	جان پہچان والا	سینۂ شب	رات کا سینہ	غایتِ اولیٰ	افضل ترین مقصد

نعت کا مرکزی خیال

مولانا ظفر علی خان کی نعت کا مرکزی خیال حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت، رحمت اور شان کو اُجاگر کرنا ہے۔ اس میں شاعر نے اپنی بے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات ہی انسانوں کی ہدایت، کامیابی اور سکون کا حقیقی منبع ہے۔ شاعر کے مطابق، اس دُنیا کا ہر جز و اور ہر حقیقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی وجہ سے ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی موجودگی ہی ہر چیز کا مقصد اور غایت ہے۔ اس نعت میں شاعر نے یہ بھی بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام کے پَر جلتے ہیں جہاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حقیقتوں کا عکس ہوتا ہے اور وہ ذات جو دُنیا میں رحمت کا پیغام لے کر آئی، اس کی نظیر کوئی نہیں۔

نعت کا خلاصہ

مولانا ظفر علی خان کی نعت میں شاعر نے حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شان کو بلند کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ تمنا، جس کے ذریعے دل زندہ ہے، وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت ہے۔ شاعر نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ دُنیا، جس میں ہم رہتے ہیں، وہ بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی کی وجہ سے ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات ہی دُنیا کی تمام حقیقتوں کا اصل مقصد ہے۔ شاعر نے اس نعت میں ذکر کیا کہ جیسے تاریک رات میں پہلی روشنی پھوٹتی ہے، ویسے ہی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ہدایت اور نور نے تمام دُنیا میں اُجالا کر دیا۔ ہر چیز اور مخلوق کی تخلیق آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی کے واسطے ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات ہی غایتِ کائنات ہے۔ جس مقام پر حضرت جبریل علیہ السلام کے پر جلتے ہیں، وہاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حقیقتوں کا عکس موجود ہے، یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات میں

studyplusplus.com (study++)

اتنی عظمت اور نور ہے کہ ہر چیز آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جڑی ہوئی ہے۔ شاعر نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رحمت اور کردار کو بھی بیان کیا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ذات ہیں جنھوں نے گرتے ہوئے انسانوں کو سہارا دیا اور دُنیا میں امن وسکون کی بنیاد رکھی۔ آخر میں شاعر نے سوال کیا کہ دُنیا میں ایسی کوئی شخصیت ہے جس کی رحمت اور شان کی کوئی نظیر پیش کی جا سکے؟ اور جواب خود ہی دیتے ہیں کہ کوئی نہیں، کیونکہ کی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی کی ذات میں تمام کمالات اور رحمتیں جمع ہیں اور کی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی دُنیا کے لیے کامل ترین نمونہ ہیں۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ا: دل جس سے زندہ ہے وہ تمنّا تمھی تو ہو

ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمھی تو ہو

مفہوم

شاعر کہہ رہا ہے کہ دل کی تمام خواہشات کا مرکز آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ دل کو جس چیز کی چاہت ہے، وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت اور قربت ہے۔ ہماری دُنیا، جس میں ہم رہ رہے ہیں، وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رحمت و محبت سے عبارت ہے۔ گویا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی ہماری دُنیا کی اصل حقیقت ہیں۔

تشریح

یہ شعر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت کے گہرے جذبات کا اظہار کرتا ہے، جہاں شاعر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ صرف اپنی زندگی کی وجہ قرار دیتا ہے بلکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی پوری دُنیا تصور کرتا ہے۔ پہلے مصرعے میں دل انسانی جذبات کا مرکز ہے اور تمنا وہ خواہش ہے جو انسان کو زندگی میں مقصد فراہم کرتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کے دل کی زندگی کا اصل سبب اس کی تمنا ہے اور وہ تمنا صرف آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت ہی شاعر کے دل کو زندہ رکھتی ہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی اس کے دل کی دھڑکن ہیں۔ دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ جس دُنیا میں وہ رہتا ہے، وہ صرف آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ یعنی شاعر کی دُنیا کا ہر پہلو، ہر خوشی اور ہر احساس آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے وابستہ ہے۔ شاعر کی زندگی میں جو کچھ اہم ہے، وہ سب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بدولت ہے۔ اس شعر میں شاعر آپ

studyplusplus.com (study++)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے وجود کا مرکز قرار دیتا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صرف ایک شخص نہیں بلکہ شاعر کی پوری کائنات ہیں، اس کی تمنائیں اور اس کا مقصد حیات بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے وابستہ ہے۔ یہ محبت کی انتہا کا اظہار ہے، جہاں عاشق کے لیے زندگی اور دُنیا کا ہر پہلو محبوب کی ذات سے جڑا ہوا ہوتا ہے۔

شعر نمبر ۲: پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھیؐ تو ہو

مفہوم

یہاں شاعر کائنات کی تخلیق کی ابتدا کا ذکر کر رہا ہے۔ جب اندھیری شبِ الست سے پہلی روشنی کا ظہور ہوا، تو وہ نورِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تھا۔ یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی کائنات کی پہلی روشنی اور اس کی بنیاد ہیں۔

تشریح

پہلے مصرعے میں شاعر کا پھوٹا کا مطلب ہے کہ کوئی چیز باہر نکلی یا ظاہر ہوئی ہے۔ ''سینہ'' سے مراد دل یا روح ہے اور شبِ تار سے مراد تاریک رات ہے۔ ''الست'' ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ اور یہ عام طور پر ایک خاص مقام یا حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جہاں رُوحیں اپنے خالق کے ساتھ موجود تھیں۔ دوسرے مصرعے میں شاعر کا ''نورِ اوّلیں'' کا مطلب ہے پہلا نور یا روشنی، جو سب چیزوں کی بنیاد ہے۔ 'اُجالا' کا مطلب ہے روشنی یا چمک۔ شاعر اس مصرع میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ روشنی، جو کہ اصل حقیقت کی نشانی ہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی ہیں۔ یعنی شاعر اس روشنی کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خاص وجود یا شخصیت سے منسوب کر رہا ہے۔

شعر نمبر ۳: سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اُولیٰ تمھیؐ تو ہو

مفہوم

یہ شعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت اور ان کے اعلیٰ مقام کو بیان کرتا ہے۔ شاعر یہ کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات کائنات کا محور اور مرکز ہے۔ ہر چیز آپ

studyplusplus.com (study++)

studyplusplus.com

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل وجود میں آئی ہے، اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی سب سے اعلیٰ مقصد ہیں جن کی وجہ سے کائنات کی تخلیق ہوئی۔

یہ نعتیہ شعر عشقِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بہترین اظہار ہے اور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے گہری عقیدت اور احترام کو نمایاں کرتا ہے۔

تشریح

یہ شعر ایک نعتیہ کلام سے ہے، جس میں شاعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان اور ان کے مقام کو بیان کر رہا ہے۔ اس کی تشریح درج ذیل ہے:

اس مصرع میں شاعر یہ بات بیان کر رہا ہے کہ پوری کائنات کی تخلیق کا مقصد نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نور کے طفیل کی۔ یہ مصرع اس عقیدے کی ترجمانی کرتا ہے کہ زمین و آسمان، چاند و سورج، اور تمام مخلوقات کا وجود نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وجہ سے ہے۔

یہاں "غایت" سے مراد مقصد یا منتہا ہے۔ شاعر کہہ رہا ہے کہ کائنات کے تمام مقاصد اور تخلیق کی ہر حکمت کی اصل اور پہلی غایت (یعنی سب سے اعلیٰ مقصد) نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی کائنات کے مقصدِ تخلیق اور انسانیت کے لیے ہدایت کا مرکز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذریعے ہدایت اور نور عطا کرنے کے لیے پیدا کیا۔

شعر نمبر ۴: جلتے ہیں جبریلؑ کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھیؐ تو ہو

مفہوم

یہ شعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقام و مرتبے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے قرب کا بیان ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ذات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ان رازوں سے واقف ہیں جو کسی فرشتے یا انسان کے لیے قابلِ فہم نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات ہر مخلوق سے بلند ہے، اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وہ مقام عطا کیا گیا جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ یہ شعر محبت، عقیدت، اور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی لامحدود عظمت و شان کا اظہار ہے اور معراج النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عظیم واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔

studyplusplus.com (study++)

تشریح

یہ شعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت، ان کے مقامِ قربِ الٰہی، اور ان کے منفرد روحانی مرتبے کو بیان کرتا ہے۔ اس کی تشریح درج ذیل ہے:

یہ مصرع اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو واقعہ معراج میں پیش آیا تھا، جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے۔ اس مقام پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ آگے نہیں جا سکتے، کیونکہ اس سے آگے جانا ان کے لیے ممکن نہیں، ورنہ ان کے پر جل جائیں گے۔ یہاں شاعر اس مقام کی عظمت اور رفعت کو بیان کر رہا ہے جہاں حضرت جبریل علیہ السلام جیسے بلند مقام والے فرشتے کی رسائی بھی ختم ہو جاتی ہے، لیکن نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اس مقام سے بھی آگے لے جایا گیا۔

یہاں شاعر کہتا ہے کہ اس مقام کی حقیقت، رفعت اور اسرار کو صرف نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ قربِ الٰہی کا وہ مقام ہے جہاں تک کسی اور کا علم اور فہم نہیں پہنچ سکتا۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص قرب سے نوازا اور وہ ان رازوں کے واحد شناسا ہیں جو معراج کے سفر میں ان پر آشکار کیے گئے۔

شعر نمبر ۵: گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاج دارِ یثرب و بطحا تمھی تو ہو

مفہوم

یہاں شاعر بیان کر رہا ہے کہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے لوگوں کو گمراہی اور برائیوں سے بچایا، ان کی رہنمائی کی اور انھیں سنبھالا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم یثرب (مدینہ) اور بطحا (مکہ) کے سردار ہیں۔ اس شعر میں شاعر رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت اور ان کے کرم کا ذکر کر رہا ہے۔ یہاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تاجدارِ یثرب و بطحا" کہا گیا ہے، جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سربراہی اور ان دونوں علاقوں (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ) میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عزت و مقام کی علامت ہے۔

تشریح

پہلے مصرعے میں شاعر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کی طرف اشارہ

studyplusplus.com (study++)

کرتا ہے۔ شاعر بیان کرتا ہے کہ جو لوگ دُنیاوی یا رُوحانی طور پر گر چکے تھے، یعنی جو مشکلات، گناہوں، یا دُنیاوی مصائب میں گھرے ہوئے تھے، انھیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دستِ کرم سے تھام لیا۔ یہاں تھام لینا سے مراد ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان لوگوں کو سنبھالا، انھیں ہدایت دی اور ان کی مدد کی، انھیں راہِ حق پر چلایا۔ یہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفقت، رحمت اور ان کے اخلاقِ عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ لوگوں کو مشکلات سے نکالنے والے ہیں۔

دوسرے مصرعے میں شاعر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت اور فضیلت کو بیان کر رہا ہے۔ "تاجدار" کا مطلب ہے سردار یا حکمران اور 'یثرب' مدینہ منورہ کا پرانا نام ہے، جبکہ بطحا مکہ مکرمہ کا ایک نام ہے۔ شاعر کہہ رہا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی یثرب (مدینہ منورہ) اور بطحا (مکہ مکرمہ) کے تاجدار ہیں، یعنی ان دونوں مقدس مقامات کے حقیقی سردار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ یہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روحانی اور ظاہری سربراہی کی علامت ہے۔ شاعر کا یہ بیان آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اعلیٰ حیثیت، عظمت اور شان و شوکت کو اُجاگر کرتا ہے۔

شعر نمبر۶: دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تُمھیؐ تو ہو

(بہارستان)

مفہوم

اس شعر میں شاعر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بے مثال رحمت کا ذکر کر رہا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان، مقام اور فضیلت میں کوئی آپ کا ہم پلہ نہیں۔

تشریح

اس شعر میں شاعر رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بے نظیر شخصیت اور ان کی رحمت کا ذکر کر رہا ہے۔ یہ شعر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت و شان کو اُجاگر کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ "دو جہاں" کا مطلب ہے دُنیا اور آخرت، یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رحمت کا دائرہ وسیع ہے اور یہ ہر دنیا اور آخرت پر محیط ہے۔ شاعر سوال کرتا ہے کہ کیا اس دُنیا میں کوئی اور ایسی ہستی ہے جو اس قدر مہربان، رحم دل اور

studyplusplus.com

انسانیت کے لیے اتنی خیر و بھلائی لے کر آئی ہو؟ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحمت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کوئی نظیر نہیں ہے، یعنی کوئی اور ہستی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طرح نہیں ہے۔ ''تنہا تم ہی تو ہو'' کا مطلب ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحمت اور شخصیت کی کوئی مثال نہیں ملتی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اکیلے ہی اس عظیم مقام پر فائز ہیں۔ یہ بیان آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی انفرادی عظمت کی طرف اشارہ کرتا ہے، کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی وہ شخصیت ہیں جو تمام انسانوں کے لیے ایک نمونہ، رہنما اور سرپرست ہیں۔

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ اس نعت میں کس شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ ''ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمھی تو ہو'' کا کیا مطلب ہے؟

(الف) دُنیا تمھارے لیے پیدا کی گئی (ب) دُنیاوی کام

(ج) تم دُنیا کے مالک ہو (د) تمھارے بغیر دُنیا کا کوئی وجود نہیں

۳۔ ''پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے'' میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت

(ب) ایک چاند کی رات

(ج) قدرتی آفات (د) محرم کی راتیں

۴۔ ''اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو'' میں ''نورِ اوّلیں'' کس کی طرف اشارہ ہے؟

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت جبریل علیہ السلام

۵۔ ''سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا'' کا مفہوم کیا ہے؟

(الف) دُنیا اور کائنات کی تخلیق حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے ہوئی

(ب) صرف انسانوں کے لیے دُنیا بنائی گئی

studyplusplus.com (studyplusplus)

(ج) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ہر کام اللہ کی رضا کے لیے تھا

(د) ہر مخلوق کا مقصد صرف انسانوں کی خدمت کرنا

۶۔ ”سب غائتوں کی غایتِ اُولیٰ تمھی تو ہو“ میں کس چیز کا ذکر ہو رہا ہے؟

(الف) نماز (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات

(ج) قرآن (د) جنت

۷۔ ”جلتے ہیں جبریلؑ کے پر جس پر“ سے مراد کیا ہے؟

(الف) سدرۃ المنتہیٰ (ب) جنت کا دروازہ

(ج) اللہ تعالیٰ کی رضا (د) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عروج

۸۔ ”اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو“ کا کیا مطلب ہے؟

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی کو حقیقتوں کا علم ہے

(ب) حقیقتوں کا پردہ تمھارے سامنے ہو

(ج) اللہ تعالیٰ کی حقیقت تمھیں سمجھ آئے

(د) ہر حقیقت کا علم تمھارے ذریعے ہو

۹۔ ”گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے“ میں کس کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰۔ ”اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمھی تو ہو“ میں ”تاجدارِ یثرب“ کس کی طرف اشارہ ہے؟

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱۔ ”دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے“ میں ”رحمتِ دو جہاں“ سے مراد کون سی شخصیت ہے؟

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت جبریل علیہ السلام

۱۲۔ ”جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو“ کا کیا مطلب ہے؟

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بے مثال اور تنہا شخصیت

(ب) اللہ تعالیٰ کی بے مثال شان و عظمت

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے نظیر کردار

studyplusplus.com (study++)

(د) انسانوں میں کوئی نہیں

۱۳۔ اس نعت میں شاعر کس چیز کا اظہار کر رہا ہے؟

(الف) عاجزی (ب) معافی

(ج) شکر گزاری (د) عظمت اور عقیدت

۱۴۔ "دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو" کا کیا مفہوم ہے؟

(الف) محبت کی خواہش

(ب) دل کی زندگی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہیں

(ج) محبت کی روشنیاں (د) انسان کی خواہش

جوابات

۱	(ب)	۲	(الف)	۳۔	(الف)	۴۔	(ب)	۵۔	(الف)
۶۔	(ب)	۷۔	(الف)	۸۔	(الف)	۹۔	(الف)	۱۰۔	(ب)
۱۱۔	(ب)	۱۲۔	(الف)	۱۳۔	(د)	۱۴۔	(ب)		

مشقی سوالات

(۱) شامل کتاب نعت کے متن کے مطابق مناسب لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) دل جس سے زندہ ہے وہ ________ تمھی تو ہو

(ب) سب غایتوں کی ________ تمھی تو ہو

(ج) جلتے ہیں ________ کے پر جس مقام پر

(د) اس ________ کا اُجالا تمھی تو ہو

(ہ) دُنیا میں ________ اور کون ہے

جوابات

ا۔	تمنا	ب۔	غایت	ج۔	جبریل
د۔	نور	ہ۔	رحمت دو جہاں		

(۲) شامل کتاب نعت کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) سینۂ شب تارِ الست سے کیا پھوٹا؟

جواب: سینۂ شب تارِ الست سے نُور پھوٹا، جو کائنات میں روشنی اور ہدایت کا سبب بنا اور اسی نور کو نبی

کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے منسوب کیا گیا ہے۔

(ب) شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک کائنات کی ہر چیز نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے پیدا کی گئی ہے، کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب غایتوں کی غایت ہیں۔

(ج) "جلتے ہیں جبریل علیہ السلام کے پر جس مقام پر" کی وضاحت واقعہ معراج کی روشنی میں کریں۔

جواب: "جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر" واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے، جہاں جبریل علیہ السلام اپنی حد تک پہنچ کر رک گئے کیونکہ وہ اس مقام سے آگے نہیں جا سکتے تھے۔ یہ مقام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت اور قربِ الٰہی کی دلیل ہے۔

(د) شاعر کے نزدیک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے گرنے والوں کو تھام لیا، یعنی گناہگار اُمت کو ہدایت بخشی اور ان کے لیے رحمت کا ذریعہ بنے۔

(ہ) شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

جواب: جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے، کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان و مقام بے مثل اور یکتا ہیں۔

(و) شاعر نے "اے تاجدارِ یثرب و بطحا" کہہ کر کسے مخاطب کیا ہے؟

جواب: شاعر نے "اے تاجدارِ یثرب و بطحا" کہہ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مخاطب کیا ہے، جو مدینہ منورہ (یثرب) اور مکہ مکرمہ (بطحا) کے سردار ہیں۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ اس نعت میں کس شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: اس نعت میں حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے، جنھیں مولانا ظفر علی خاں نے دل و جان سے بیان کیا ہے۔

۲۔ "ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تھی تو ہو" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ دُنیا کی تخلیق حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے کی گئی ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمد ہی سے دُنیا کا مقصد پورا ہوا۔

studyplusplus.com (study++)

۳۔ ”پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے“ میں کس واقعہ کا ذکر ہے؟

جواب: اس مصرعے میں حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے، جو ایک بے مثال اور نورانی واقعہ تھا۔

۴۔ ”اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو“ سے مراد کیا ہے؟

جواب: ”نورِ اوّلیں“ سے مراد حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کا رُوحانی نور ہے، جو تمام جہانوں کو روشنی فراہم کرتا ہے۔

۵۔ ”سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے، ہر مقصد اور ہر مخلوق کو رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے وجود اور ان کی عظمت کے لیے تخلیق کیا گیا ہے، اور وہی اس کائنات کی اصل غایت ہیں۔

۶۔ ”سب غایتوں کی غایتِ اُولیٰ تمھی تو ہو“ میں کس کا ذکر ہے؟

جواب: یہاں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ذکر ہے، جو تمام مقاصد اور غایات کا سب سے بلند اور اولین مقصد ہیں۔

۷۔ ”جلتے ہیں جبریل علیہ السلام کے پَر جس مقام پر“ میں کس کا ذکر ہو رہا ہے؟

جواب: یہ مقام معراج کا ذکر ہے، جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے لیے بھی حدود مقرر ہیں، لیکن رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ وہاں تک پہنچے جہاں کوئی اور نہیں جا سکتا۔

۸۔ ”اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اعلیٰ روحانی مقامات اور حقیقتوں کو مکمل طور پر جاننے والے صرف رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا کیا۔

۹۔ ”گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے“ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے اپنی ہمدردی اور کرم سے گرتے ہوئے انسانوں کو سہارا دیا۔

۱۰۔ ”اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمھی تو ہو“ میں ”تاجدارِ یثرب“ سے کون مراد ہیں؟

جواب: ”تاجدارِ یثرب“ سے مراد حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ہیں، جنھیں مدینہ کی سرزمین پر عزت و توقیر دی گئی۔

studyplusplus.com (study++)

۱۱۔ ”دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے“ سے مراد کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی وہ واحد شخصیت ہیں جو تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔

۱۲۔ ”جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تھی تو ہو“ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شخصیت بے مثال ہے، ان جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

۱۳۔ اس نعت میں شاعر کس چیز کا اظہار کر رہا ہے؟

جواب: شاعر اس نعت میں حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت اور عظمت کا اظہار کر رہا ہے۔

۱۴۔ ”دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تھی تو ہو“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ دل کی زندگی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت میں ہے اور وہی ہماری اُمید اور آرزو ہیں۔

۱۵۔ اس نعت میں شاعر کس کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہا ہے؟

جواب: اس نعت میں مولانا ظفر علی خاں حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں اور ان کی عظمت کا پرچار کر رہے ہیں۔

(۳) اِعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

شب تار الست	غایت اولی	یثرب و بطحا	نورِ اوّلین	رحمت دو جہاں

جواب:

الفاظ	اعراب کے ساتھ	تلفظ
شب تار الست	شَبِ تارِ اَلَسْتُ	شَبِ تارِ اَلَسْت
غایت اولیٰ	غایَتِ اُولیٰ	ـیتِ۔ اُو۔لا
یثرب و بطحا	یَثْرِب وَ بَطْحَا	یَث۔رِ۔بو۔بط۔حا
نورِ اوّلین	نُورِ اَوَّلِیْن	نُورِ۔ اَ و۔ّلِین
رحمت دو جہاں	رَحْمَۃُ دَوْ جَہَان	رَح۔مَتِ۔دو۔جَ۔ھاں

studyplusplus.com (study++)

شعری اصطلاحات

لفظ ''مصرع'' کے لغوی معنی کواڑ (دروازے) کا ایک پٹ کے ہیں۔مگر شعری اصطلاحات میں مصرع سے مُراد آدھا شعر یا نصف بیت ہوتی ہے۔نثر میں ہو تو جملہ یا فقرہ کہلائے اور نظم میں ہو تو مصرع۔مثال کے طور پر:

ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

مصرع کی علامت ع ہے۔

شعر

لفظ شعر کے لغوی معنی ہیں: موزوں کلام۔ایسے دو مصرعے جو ایک ہی وزن میں ہوں اور ایک خیال کو ظاہر کریں، انھیں شعر یا بیت کہا جاتا ہے۔مثال کے طور پر:

ے زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

قافیہ

شاعری میں ہر شعر کے آخر میں آنے والے الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔یہ الفاظ آواز اور وزن میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر، مرزا غالب کی ایک مشہور غزل میں قافیے یہ ہیں:

ہُوا، دوا، ماجرا، مدّعا، وفا، صدا، بُرا

اسی طرح علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظم ''جاوید کے نام'' میں قافیہ ہے:

مقام، شام، کلام، جام، فام، نام

ردیف

لفظ ''ردیف'' کے لغوی معنی ہیں: وہ شخص جو گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھتا ہے۔شعری اصطلاح میں، قافیہ کے بعد آنے والے وہ الفاظ جو جُوں کے تُوں ہر شعر میں دہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔مثال کے طور پر، مرزا غالب کی مذکورہ غزل کی ردیف ہے: ''کیا ہے'' اور علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظم ''جاوید کے نام'' کی ردیف ہے: ''پیدا کر''

studyplusplus.com (study++)

۴۔ شامل کتاب نعت میں قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

قوافی

اس نظم میں ہر شعر کے آخر میں آنے والے الفاظ جو ایک جیسے صوتی آہنگ رکھتے ہیں، وہ قوافی کہلاتے ہیں۔ اس نظم کے قوافی درج ذیل ہیں:

تمنا، دُنیا، اُجالا، اولیٰ، شناسا، بطحا، تنہا

ردیف

قافیہ کے بعد دہرائے جانے والے یکساں الفاظ کو ردیف کہا جاتا ہے۔ اس نظم کی ردیف ہے: ''تمھی تو ہو''

(۵) صنفِ نظم ''نعت'' اور ''منقبت'' میں فرق واضح کریں۔

نعت

نعت ایسی صنفِ نظم ہے جس میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔ نعت میں حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت، اخلاق، معجزات اور ان کی شان کو محبت اور عقیدت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ نعت کا موضوع خالصتاً نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہوتی ہے۔

منقبت

منقبت ایسی نظم کو کہتے ہیں جو اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم، اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ علیہم، یا کسی بزرگ ہستی کی تعریف و مدح میں کہی جائے۔ منقبت میں ان شخصیات کے روحانی مقامات، خدمات اور ان کی عظمت کو بیان کیا جاتا ہے۔

فرق

نعت کا تعلق صرف نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح سے ہے، جبکہ منقبت اولیاء کرام یا دیگر بزرگ ہستیوں کی مدح کے لیے مخصوص ہے۔ نعت میں رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان اور مقام بیان کیا جاتا ہے، جبکہ منقبت میں کسی ولی یا اہلِ بیت کی فضیلت و عظمت کو بیان کیا

studyplusplus.com (study++)

جاتا ہے۔نعت خالصتاً مذہبی شاعری کی ایک صنف ہے، جبکہ منقبت میں روحانی اور عقیدت مندانہ پہلو غالب ہوتا ہے۔

تشریح اشعار

جب کسی شعر کی تشریح کی جائے تو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ شعر میں جو مفہوم یا خیال بیان کیا گیا ہے، اسے واضح اور مکمل طور پر بیان کیا جائے۔ اگر شعر میں کوئی محاورہ، ترکیب یا کسی خاص خیال کا استعمال ہو تو اسے کھول کر بیان کرنا چاہیے تاکہ شعر کا مکمل مفہوم سمجھا جا سکے۔ تشریح کی کوئی حد نہیں ہوتی، یہ مکمل اور جامع بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بھی۔ تشریح کے دوران کسی قول یا دوسرے شعر کا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے تاکہ مفہوم کو اور زیادہ واضح کیا جا سکے۔

شعر

دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تمھیؐ تو ہو

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خاں

نظم کا عنوان: نعت

تشریح

مولانا ظفر علی خان اپنے اس شعر میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بے مثال عظمت کو بیان کر رہے ہیں۔ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم وہ ہستی ہیں جو دُنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

ترجمہ: اور ہم نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر یعنی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات ہر لحاظ سے رحمت ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحمت صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کے لیے ہے۔

شاعر کا ایمان ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کوئی نظیر نہیں ہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات کو دُنیا میں کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی

studyplusplus.com (study++)

عظمت کا یہ عالم ہے کہ وہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ہستی ہیں، جیسا کہ ایک اور شاعر نے کہا:

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

یعنی "اللہ کے بعد سب سے عظیم ہستی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ہے۔"

شاعر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ذات اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رحمت بے مثال ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو صرف دُنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت میں بھی تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۶۔ شامل کتاب "نعت" کے پہلے دو شعروں کی تشریح کریں۔

شعر نمبر۱: دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تُمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تُمھی تو ہو

تشریح

اس شعر میں شاعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا دل، جس تمنا سے زندہ ہے، وہ تمنا صرف نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے ہی وابستہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شاعر کا دل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی محبت میں زندگی پاتا ہے اور یہی تمنا ان کی زندگی کا مقصد ہے۔ شاعر مزید فرماتے ہیں کہ اس دُنیا میں جہاں ہم رہ رہے ہیں، اس کا مقصد اور اس کی حقیقت بھی نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ذات میں ہے۔ یعنی دُنیا کی حقیقت اور اس کی اہمیت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ گویا پوری کائنات اور اس کی تمام حقیقتیں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے جڑی ہوئی ہیں۔

شعر نمبر۲: پھوٹا جو سینہ شبِ تارِ الست سے
اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تُمھی تو ہو

تشریح

اس شعر میں شاعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت کو بیان کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے رات کی تاریکی میں، اچانک ایک روشنی پھوٹ کر پھیل جاتی ہے، ویسے ہی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت نے دُنیا کی تاریکیوں کو دور کیا۔ "پھوٹا جو سینہ" سے مراد ہے کہ نبی

studyplusplus.com (study++)

اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت کے وقت پوری کائنات میں ایک نور پھیل گیا تھا، جس نے جہالت کی تاریکیوں کو مٹا دیا۔ ''نورِ اوّلیں'' سے مراد ہے وہ پہلا نور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت کے ساتھ دُنیا میں آیا۔ یہ نور نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ رُوحانی طور پر بھی دُنیا میں اُجالا لایا، جس سے تمام انسانوں کی زندگی میں روشنی آئی۔ لہٰذا، شاعر یہاں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت کو ایک نیا آغاز اور کائنات میں روشنی پھیلانے والے واقعے کے طور پر بیان کر رہے ہیں۔

سرگرمیاں

- تمام طلبہ اس نعت کو چارٹ پر خوش خط لکھیں۔ جس کا چارٹ اول آئے اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔
- کوئی خوش الحان طالب علم یہ نعت ترنم کے ساتھ کلاس میں سنائے۔
- طلبہ ''کلیاتِ ظفر علی خاں'' میں سے مولانا ظفر علی خان کی کوئی اور نعت تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

نعت

مولانا ظفر علی خاں کی مشہور نعتوں میں سے ایک نعت ہے:

نعت کا آغاز

''محبت تری تقدیر، دلوں کی ہے زندگی''

اس نعت میں مولانا ظفر علی خاں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت کو دل کی زندگی اور تقدیر کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت انسان کی روح کی غذا ہے، جس کے ذریعے دل زندہ رہتا ہے۔

اشاراتِ تدریس

موضوع

اس نعت میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

studyplusplus.com (study++)

تشریح

اس نعت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت انسان کی روح کی فطری ضرورت ہے اور اس محبت کے بغیر زندگی کی کوئی حقیقت نہیں۔

مفہوم

شاعر اس نعت میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت کو دل کی تازگی اور زندگی کا بنیادی سبب سمجھتے ہیں۔

استعمال

اس نعت کا تدریسی مقصد یہ ہے کہ طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت کی اہمیت کو سمجھیں اور اسے اپنی زندگی میں اپنائیں۔ اس طرح مولانا ظفر علی خاں کی نعتوں میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت اور محبت کا پیغام ملتا ہے، جسے طلبہ اپنے دلوں میں بسانے کی کوشش کریں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ صنفِ نظم نعت اور منقبت میں کیا فرق ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کے مختصر اُسوانحی حالات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اُردو نعتیہ شاعری میں ان کا بڑا اُونچا مقام ومرتبہ ہے۔

۳۔ اساتذہ طلبہ پر مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی اور ہنگامی شاعری کے مختصر اذکر کے علاوہ یہ بھی واضح کریں کہ وہ فی البدیہہ شعر کہنے پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے۔

۴۔ اساتذہ طلبہ کو اُردو نعتیہ شاعری کی روایت سے بھی آگاہ کریں۔

۵۔ اساتذہ نعت کے دوسرے شعر کی وضاحت کرتے ہوئے قرآنِ مجید کے حوالے سے قرآنی تلمیح "اَلَسْتُ بِرَبِّکُم" کی وضاحت بھی کریں۔

۶۔ اساتذہ طلبہ کو اختصار کے ساتھ واقعۂ معراج سنائیں اور اس واقعے میں حضرت جبریل علیہ السلام کے کردار سے بھی آگاہ کریں۔

studyplusplus.com (study++)